تبصرہ نگار: ن-ر

تبصرہ کتب

تبصرے کے لئے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ پمفلٹ نما کتابچوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ (ادارہ)

اشرف الباری: مولف: حضرت مولانا محمد منیر احمد منور۔ ناشر: ادارہ تألیفات اشرفیہ ملتان۔ صفحات، جلد اوّل 656۔ جلد ثانی 352 سائز 8=20x30 قیمت درج نہیں:

امام بخاریؒ کی "الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وایامہ وسننہ" کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب ہے، اس کتاب کی عظمت وتقدس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام بخاریؒ کسی بھی حدیث کو لکھنے سے پہلے غسل فرماتے، دو رکعت نفل پڑھتے اور استخارہ کرنے کے بعد جب حدیث کی صحت کا مکمل شرح صدر ہو جاتا تو اس کے بعد وہ حدیث لکھتے، امام بخاریؒ کو ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں حفظ تھیں، صحیح بخاری کا انتخاب انہی ایک لاکھ صحیح احادیث سے انہوں نے کیا، جو بشمول مکررات، متابعات وتعلیقات نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) احادیث پر مشتمل ہے۔ یہ تعداد آثار صحابہ وتابعین کے علاوہ ہے، صرف احادیث مرفوعہ موصولہ بغیر مکررات کے دو ہزار چھ سو دو (۲۶۰۲) ہیں۔ اس کی تالیف میں امام سولہ سال تک مشغول رہے، نوّے ہزار سے زائد طلبہ حدیث نے ان سے اس کا سماع کیا، حاجی خلیفہؒ نے کشف الظنون میں اس کی ۸۲ شروح شمار کی ہیں، مگر یہ تعداد ان کے زمانہ تک کی ہے، ورنہ اب تک اس کی متعدد زبانوں میں سینکڑوں شروح وتقریرات لکھی جا چکی ہیں، جن میں سب سے بہترین شرح حافظ ابن حجرؒ کی "فتح الباری" ہے جنہوں نے بقول امام انور شاہ کشمیریؒ کے یہ شرح لکھ کر امت مسلمہ پر حدیث نبوی کی تشریح کا جو قرض تھا، وہ چکا دیا۔

زیر تبصرہ کتاب "اشرف الباری" بھی صحیح بخاری کی شرح ہے، جو جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا کے استاذ حدیث مولانا محمد منیر احمد منور صاحب کی مرتب کردہ ہے، ہمارے پیش نظر اس کی دو جلدیں ہیں، جو کتاب بدء الوحی، کتاب الایمان اور کتاب العلم کی احادیث کی شرح پر مشتمل ہیں۔ مرتب کے بقول انہوں نے کتاب کی ترتیب میں ان امور کا اہتمام کیا ہے:

"ترجمۃ الباب کی عام فہم شرح، ترجمۃ الباب کی حدیث سے مطابقت اور علمی نکات، ملتے جلتے تراجم میں فرق اور ان کی وضاحت، رواتِ حدیث کا مختصر تعارف، حدیث کا مکمل عربی متن تصحیح اعراب کے ساتھ، حدیث کا عام فہم دل نشین ترجمہ، حدیث کی تشریح میں اکابر کی متعدد کتب خصوصاً عمدۃ القاری، ارشاد الساری وغیرہ سے استفادہ،

حدیث سے ماخوذ فقہاء کے مذاہب اوران کی تنقیح، فقہی مذاہب کے بیان میں مکمل دلائل اور جوابات کی تفصیل، تحویلِ سند کی وضاحت اور اس کی تشریح، معلقات بخاری کی مفصل تشریح، تراجم میں اغلاق وابہام کی تفصیل اور وضاحت۔''

اس کے علاوہ کتاب کے شروع میں ''درس حدیث اور ہمارے اکابر'' کے عنوان سے تیرہ صفحات پر مشتمل ایک ایمان افروز مضمون ہے، جس میں بعض اسلاف واکابر ہند کے حدیث شریف کی تدریس کے طریقہ کار اور درس حدیث کے لئے ان کے بھرپور اہتمام اور رعایتِ ادب پر روشنی ڈالی گئی ہے...... نیز مرتب نے دو مقدمے بھی ذکر کئے ہیں: ایک مقدمہ اشرف الباری کا، دوسرا صحیح بخاری کا، دونوں مقدمات حدیث نبوی سے متعلق وقیع علمی مباحث پر مشتمل ہیں، بعدازاں امام بخاریؒ کا مفصل ترجمہ اور صحیح بخاری کا مبسوط تعارف ذکر کیا گیا ہے۔

تشریح حدیث میں ان کا طرز واسلوب یہ ہے کہ وہ مباحث کا پہلے اجمالی تجزیہ وتحلیل کرتے ہیں کہ اس باب یا حدیث میں اتنے امور قابل تحقیق ہیں، پھر ''الامرالاول''، ''الامرالثانی''، الامرالثالث'' کہ کر وہ امور ذکر کرتے ہیں، بعدازاں عنوان قائم کرکے ہر ہرامر کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ یہ تدریسی وتقریری انداز ہے جو ضبط واخذ میں بھی سہل ہے اور ایک عرصہ تک ذہن میں باقی بھی رہتا ہے۔

غرض اس امر میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب برصغیر پاک وہند کے مدارس میں رائج اسلوبِ درس حدیث کے مطابق ''صحیح بخاری'' کی اچھی شرح ہے۔ البتہ پروف ریڈنگ کی غلطیوں اور سیٹنگ میں سلیقہ مندی کے فقدان کے علاوہ چند امور قابل غور ہیں:

سب سے پہلی بات جو انتہائی افسوس ناک ہے، یہ ہے کہ مذکورہ شرح میں کشف الباری (جو بلا مبالغہ اردو میں صحیح بخاری کی سب سے پہلی مفصل، جامع اور مستندترین شرح ہے) سے بکثرت استفادہ کیا گیا ہے، اگر یوں کہا جائے کہ مذکورہ شرح کا معتد بہ حصہ ''کشف الباری'' پر مشتمل ہے تو مبالغہ نہ ہوگا، قابل افسوس امر ''کشف الباری'' سے استفادہ نہیں، بل کہ یہ ہے کہ ''کشف الباری'' سے بعینہ بغیر کسی تغیر وتبدل کے لفظ بلفظ صفحات کے صفحات نقل کئے گئے ہیں، مگر اس کا حوالہ کہیں بھی نہیں دیا گیا ہے، بل کہ اس کی جگہ براہ راست ان مراجع کے حوالے دیئے گئے ہیں، جن سے ''کشف الباری'' میں استفادہ کیا گیا ہے، بطور نمونہ چند مقامات ملاحظہ ہوں:

۱......اشرف الباری جلد اوّل کے صفحات ۲۴۶-۲۴۸" باب کیف کان بدء الوحی" کی تیسری حدیث کی شرح میں ساری عبارت بعینہ کشف الباری جلد اول کے صفحات ۴۲۸-۴۳۲ سے لی گئی ہے۔ لیکن اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔

۲......اسی باب کی چوتھی حدیث کی شرح میں اشرف الباری جلد اوّل کے صفحات ۲۵۴-۲۶۰ کی ساری عبارت بعینہ چند سطور کے حذف کے ساتھ کشف الباری، جلد اول کے صفحات ۴۴۰-۴۴۸ سے لی گئی ہے۔

۳......اسی باب کی پانچویں حدیث کی شرح میں اشرف الباری جلد اوّل کے صفحات ۲۶۱-۲۶۳ کی ساری عبارت بعینہ چند سطور کے حذف کے ساتھ کشف الباری جلد اول کے صفحات ۴۶۱-۴۶۶ سے لی گئی ہے۔

یہ چند نمونے ابتدائی پانچ احادیث کے ہیں، نیز یہ نمونے صرف ان مقامات کے ہیں جن میں اشرف الباری اور کشف الباری کی عبارتوں میں سرمو فرق بھی نہیں ہے، ورنہ ایسے مقامات جن میں تقدیم وتاخیر کے ساتھ کشف الباری کی عبارتیں ذکر کی گئی ہیں، ان کا تو شمار ہی نہیں۔

بہرحال حضرت مولانا محمد منیر احمد منور صاحب علمی حلقوں میں ایک ٹھیٹھ، سنجیدہ اور باوقار علمی شخصیت کے طور پر

پہچانے جاتے ہیں، ہم نے کتاب پر حضرت مولانا کا نام دیکھا تو حضرت کے علمی مقام کے پیش نظر سوچا کہ واقعی یہ شرح، صحیح بخاری کی پہلی مفصل و مستند اردو شرح ہوگی، مگر جب اندر کی صورتحال دیکھی تو بڑی مایوسی ہوئی، پھر اس پر مستزاد یہ کہ کشف الباری سے اس قدر استفادہ کے باوجود مجموعہ افادات میں جن بزرگوں کا نام ذکر کیا گیا ہے، ان میں حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کا نام تک کا تذکرہ نہیں، حالانکہ حضرت شیخ الحدیث کے بعض شاگردوں کے نام اس فہرست میں شامل ہیں، معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ نہ حضرت کا نام اشرف الباری کی زینت بن سکا اور نہ حضرت کی شرح کشف الباری کا نام!

☆دوسری بات یہ ہے کہ یہ شرح مولانا محمد منیر صاحب کی کوئی باقاعدہ علمی کاوش نہیں ہے، بل کہ بقول ان کے:

''اس عظیم کام میں مفتی سعود کشمیری صاحب (فاضل جامعہ فریدیہ اسلام آباد) نے میری نگرانی میں اردو کی تمام شروحات کو سامنے رکھ کر ''اشرف الباری'' کے مضامین کا انتخاب کیا اور بندہ نے اس کو بالاستیعاب دیکھ کر مرتب کیا، بعض جگہ حذف واضافہ کے ساتھ حسب ضرورت حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا''۔

گویا جمع وانتخاب کا کام مفتی سعود صاحب نے کیا اور ترتیب کا کام حضرت مولانا نے کیا، البتہ بعض جگہ حذف اور چند حواشی کا اضافہ بھی انہوں نے کیا، غرض اس شرح کی تیاری میں دونوں صاحبان کا تقریباً برابر کا حصہ ہے، اس لئے ٹائٹل پر بطور مؤلف و مرتب حضرت مولانا کے نام کے ساتھ ان کا نام بھی آنا چاہئے۔

تحفۃ المدارس: مرتب: محمد اسحاق ملتانی، ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، صفحات، جلد اوّل: 568، جلد دوم: 644، سائز: 16/ 23×36، قیمت: درج نہیں۔

یہ کتاب حضرت گنگوہیؒ، حضرت نانوتویؒ، حضرت شیخ الہندؒ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ، حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیبؒ، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور دیگر اکابرین امت کے گراں قدر افادات کا مجموعہ ہے، جو تقریباً 56 کتابوں سے لئے گئے ہیں، یہی ٹائٹل پر کتاب کا تعارف یوں کرایا گیا ہے:

''پاکستان کے اہم مدارس کا تعارف اور ان کے بانیوں کے اخلاص پر مبنی ایمان افروز واقعات، اہل علم کے لئے صحبت صالح و اصلاح نفس کی اہمیت پر اسلاف کا متواتر عمل اور گراں قدر ارشادات، اہل مدارس اور طلباء کی سیاست میں شرکت کے نقصانات اور اکابر کی تنبیہات، مدیر، مدرس اور طلبا کے لئے مکمل دستور العمل مع نصائح، امراء سے استغناء اور اس کی برکات، شعبہ مالیات اور چندہ کے بارے میں اکابر کی احتیاط، اخلاص، وللہیت کے انمول واقعات، ۱۸۵۷ء کے بعد برصغیر میں مدارس دینیہ کی نشاۃ ثانیہ کی تاریخ اور اکابر کی مخلصانہ کاوش اور اس کے نتائج، مدارس کی چاردیواری میں رہنے والے تمام افراد کی ضروریات پر مشتمل ایک مستند نصاب اور دستاویز جس کا مطالعہ اہل علم، مدرسین اور طلباء کی دینی ودنیاوی کامیابی کی نوید ہے۔''

غرض یہ کتاب ارباب مدارس خصوصاً اربابِ اہتمام وانصرام کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے، جو مدرسہ کا نظم ونسق کامیاب طریقے سے چلانے کے لئے ایک بہترین راہبر و رہنما ہے، کتاب میں اکابر امت کے حالات کا مشک بو تذکرہ بلا مبالغہ پژمردہ قلب کو حیات، اور افسردہ روح کو طراوت و بالیدگی عطا کرتا ہے، اس لئے علم سے نسبت رکھنے والوں کو یہ کتاب حرزِ جان بنا کر اس پر دل وجان سے عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مرتب کی اس کاوش کو حضرت صدر وفاق المدارس شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اور دیگر اکابر اور ممتاز علمائے کرام نے سراہا ہے۔